13286-انسان کی خلقت

سوال

کیا آپ انسان کی ابتداء خلقت کے بارہ میں معلومات دے سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے اسے سجدہ کروایا۔

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ تعالی نے اس فرمان میں فرمایا ہے :

{اللہ تعالی کے ہاں عیسی (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کہہ دیا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا} آل عمران (59)۔

اور جب اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل کی تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو ان سب نے سجدہ کیا اور اس وقت ابلیس بھی وہاں موجود تھا لیکن اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالی نے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

{جب آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں، تو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا، چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا} ص (71–74)۔

پھر اللہ تعالی نے فرشتوں کو یہ بتایا کہ وہ آدم علیہ السلام کو زمین میں خلیفہ بنانے والا ہے، تو فرمایا :

{اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں} البقرۃ (30)۔

اور آدم علیہ السلام کو سب نام سکھا دیئے اسی کا ذکر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح کیا ہے :

{اور آدم (علیہ السلام) کو سب کے سب نام سکھا دیئے} البقرۃ (31)۔

اور جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالی نے اسے دھتکار دیا اور اس پر لعنت کر دی، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان ہے :

{فرمان جاری ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہے، اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت اور پھٹکار ہے} ص (77-78)۔

جب ابلیس نے اپنا انجام جان لیا تو اس نے اللہ تعالی سے قیامت تک کے لیے مہلت طلب کی، جس کا ذکر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے :

{کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے (اللہ تعالی نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے ایک متعین وقت تک کے لیے} ص (79–81)۔

جب اللہ تعالی نے اسے مہلت دے دی تو اس نے آدم علیہ السلام اوران کی اولاد کے خلاف اعلان جنگ کردیا کہ وہ انہیں فحاشی کے کاموں اورمعاصی کے ساتھ گمراہ کرے گا ، اس کا ذکراللہ تعالی نے اس طرح فرمایا :

{وہ کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقینا بہکادوں گا ، سوائے تیرے ان بندوں کے جوچیدہ اور پسندیدہ ہوں} ص (82-83) ۔

اوراللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کوپیدا فرمایا اوران سے ہی ان کی بیوی کو پیدا کیا اوران دونوں کی نسل سے مرد و عورت کو آگے چلایا جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں فرمایا :

{اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت سے مرد و عورتیں پھیلادیں} النساء (1) ۔

پھر اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام اوران کی بیوی کو بطور امتحان جنت میں رہائش دی اورانہیں یہ حکم دیا کہ وہ جنت کے پھل کھائیں لیکن اللہ تعالی نے انہیں ایک درخت سے منع کردیا کہ اس کے قریب بھی نہیں جانا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

{اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیؤ لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظلم کرنے والوں میں سے ہوجاؤ گے} البقرۃ (35) ۔

اوراللہ تعالی نے آدم علیہ السلام اوران کی بیوی کو شیطان سے بچنے کا کہتے ہوئے فرمایا :

{توہم نے کہا اے آدم (علیہ السلام) یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے تو تم مصیبت میں پڑھ جاؤ} طہ (117) ۔

پھر شیطان نے آدم اوران بیوی حواء علیہما السلام کو منع کیے درخت کے متعلق وسوسہ میں ڈالا اورانہیں سبز باغ دکھائے تو آدم علیہ السلام بھول گئے اوران کا نفس کمزور پڑگیا تو انہوں نے اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے درخت کا پھل کھالیا جس کا ذکر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

{لیکن شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا اور کہنے لگا کیا میں تمہیں دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت نہ بتلاؤں جو کہ پرانی نہ ہو ، چنانچہ ان دونوں ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھالیا تو ان کے ستر کھل گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے ، آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بہک گئے} طہ (120–121) ۔

توان دونوں کے رب نے انہیں پکار کر کہا :

{اوران کے رب نے انہیں پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا صریحا دشمن ہے ؟} الاعراف (22) ۔

اورجب انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے :

{دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اوراگر تو ہماری مغفرت نہ کرے اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیں گے} الاعراف (23) ۔

اور آدم علیہ السلاکی یہ معصیت بطور اشتہاء تھی نہ کہ بطور استکبار و تکبر ، تو اسی لیے اللہ تعالی نے ان کی راہنمائی توبہ کی طرف فرمائی اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

{آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمائی بلاشبہ اللہ تعالی ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے} البقرۃ (37) ۔

توآدم علیہ السلام کی امت میں یہ سنت جاری ہوگئی کہ جو بھی کوئی گناہ کربیٹھے توپھر سچائی کے ساتھ توبہ کرے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے ، فرمان باری تعالی ہے :

{اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے }.الشوری (25) .

پھر اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام اوران کی زوجہ اور ابلیس کوزمین کی طرف اتار دیا اوران پروحی کا نزول فرمایا اوران کی طرف رسول مبعوث فرمائے توان میں سے جوبھی ایمان لایا وہ جنت میں داخل ہوگا ، اور جوبھی کفرکا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں جائے گا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے :

{ہم نے کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری ھدایت پہنچے تواس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف اور غم نہیں ، اور جوانکار کرکے ہماری آیتوں کوجھٹلائیں ، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے }.البقرۃ (38–39) .

اور جب اللہ تعالی نے سب کوزمین پراتار دیا توایمان وکفر اور حق وباطل اور خیر وشر کے درمیان معرکہ شروع ہوگیا اور یہ معرکہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک زمین اوراس پر رہنے والے موجود ہیں حتی کہ اللہ تعالی اس کا وارث ہوجائے ، فرمان باری تعالی ہے :

{اللہ تعالی نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوگے اور تمہارے واسطے زمین میں ایک وقت تک رہنے کی جگہ اور نفع حاصل کرنا ہے }.
الاعراف (24) .

اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اوراور حواء علیہا السلام کو ماں کے بغیر صرف باپ سے پیدا فرمایا اور عیسی علیہ السلام کوباپ کے بغیر صرف ماں سے پیدا فرمایا اور ہمیں ماں اورباپ دونوں سے پیدا فرمایا ہے .

اور اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کومٹی سے پیدا فرمایا اوران کی نسل ایک ذلیل اور بے قدر پانی سے چلائی جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں فرمایا ہے.جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{جس نے جو بھی چیز بنائی اسے نہایت اچھا بنایا اورانسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی ، پھر اس کی نسل ایک بے وقعت وذلیل پانی کے نچوڑ سے چلائی ، جسے ٹھیک ٹھاک کرکے اس میں اپنی روح پھونکی ، اسی نے تمہارے کان آنکھیں اوردل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو}.السجدۃ (7–9) .

اورانسان کی پیدائش رحم مادر میں کئی مراحل میں پوری ہوتی ہے.جس میں انتہائی قسم کا اعجاز پایا جاتا ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس ذکر کیا ہے :

{اور یقینا ہم نے انسان کومٹی کے جوہر سے پیدا فرمایا ، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا ، پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا ، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنا دیا ، پھر گوشت کے ٹکڑے کوہڈیاں بنادیں ، پھرہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا ، پھر دوسری بناوٹ میں اس کوپیدا کردیا برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے }.
المومنون (12–14) .

اور اللہ وحدہ ہی ہے جوچاہے پیدا کرتا اور رحم مادر میں جوکچھ ہے اس کا علم رکھتا ہے اوراور رزق اور زندگی کومقرر کرتا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے کچھ اس طرح بیان کیا ہے :

{آسمانوں اورزمین کی سلطنت اللہ تعالی ہی کے لیے ہے ، وہ جوچاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے.بیٹیاں اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے ، یا انہیں جمع کردیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے چاہے بانجھ کردیتا ہے ، وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے }.الشوری (49–50) .

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

(بلاشبہ اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ کے ذمہ رحم مادر کے امور لگا رکھے ہیں وہ فرشتہ کہتا ہے اے رب نطفہ ، اے رب جما ہوا خون ، اے رب گوشت کا ٹکڑا ، توجب یہ چاہتا ہے کہ اس کی خلقت مکمل کرے تو کہتا ہے اے رب لڑکی یا لڑکا ؟ نیک بخت یا بدبخت ؟ اور اس کا رزق کیا ہے اور عمر کتنی ہے ؟ تو ماں کے پیٹ میں ہی یہ لکھ دیا جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (318) ۔

اور اللہ تعالی نے بنی آدم کو عزت وتکریم کا تاج پہناتے ہوئے آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے سب اس کے لیے مسخر کردیا ، جس کا ذکر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالی نے زمین وآسمان کی ہر چیز تمہارے لیے مسخر کر رکھی ہے اور تمہیں اپنی ظاہری وباطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں }لقمان (20) ۔

اور اللہ تبارک وتعالی نے انسان کو عقل دے کر عزت وتکریم اور امتیاز سے نوازا جس عقل کے ساتھ وہ اپنے پروردگار اور خالق ورازق کو پہچانتا ہے ، اور اسی عقل سے اچھائی وبرائی میں تمیز کرتا ہے اور حواس کے نفع اور نقصان کی اشیاء ہیں ان میں امتیاز کرتا اور حلال وحرام پہچانتا ہے ۔

اور پھر اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کرکے ایسی ہی نہیں چھوڑ دیا کہ وہ کسی منہج اور طریقے اور بغیر کسی لائحہ عمل کے اپنی زندگی گزارے ، بلکہ اللہ تعالی نے اسے پیدا فرمایا تو اس کی بھلائی ورشد اور صراط مستقیم کی ھدایت کے لیے کتابیں نازل فرمائیں اور انبیاء ورسل مبعوث فرمائے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے لوگوں کو فطرت توحید پر پیدا فرمایا توجب بھی وہ اس سے منحرف ہوئے اللہ تعالی نے انبیاء مبعوث فرمائے جو کہ انہیں صراط مستقیم کی طرف لائیں ان میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{دراصل لوگ ایک ہی جماعت تھے اللہ تعالی نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں ، تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہوجائے }البقرۃ (213) ۔

اور سب رسل ایک ہی حقیقت کی طرف دعوت دیتے رہے کہ اللہ وحدہ کی عبادت اور اس سوا ہر ایک کا کفر کیا جائے اس کا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

{ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو }النحل (36) ۔

جس دین کو سب انبیاء ورسل لائے وہ ایک ہی دین تھا جو کہ دین اسلام ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

{بلاشبہ اللہ تعالی کے ہاں تو دین اسلام ہی ہے }آل عمران (19) ۔

اور ان آسمانی کتب کا اختتام قرآن مجید پر ہوا جو کہ پہلی سب کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور سب لوگوں کے لیے باعث رشد وھدایت ہے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{الر! ہم نے آپ کی طرف عالی شان کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیرے سے اجالے کی طرف لائیں }ابراھیم (1) ۔

اور انبیاء ورسل کا سلسلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کیا جس کا ذکر اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح کیا :

.{(لوگو) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالی کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی خاتم النبیین ہیں)}.الاحزاب (40)۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کی طرف مبعوث کیئے گئے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

.{آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالی کا رسول ہوں}.الاعراف (158)۔

تو قرآن کریم آسمانی کتب میں سے آخری اور سب سے عظیم کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء ورسل میں سے افضل اور آخری نبی ہیں، اور اللہ تعالی نے قرآن کریم کے ساتھ باقی سب آسمانی کتب کو منسوخ کردیا، تو جو بھی قرآن مجید کی پیروی نہیں کرتا اور نہ ہی وہ واسلام میں داخل ہوتا ہے اور اسی طرح نہ ہی وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا اور نہ ہی ان کی اطاعت کرتا ہے تو اس کا کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے:

.{اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتا پھرے تو اس کا وہ دین قابل قبول نہیں ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا}.آل عمران (85)۔

اور جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں پہلے سب انبیاء کے اصول دین اور مکارم اخلاق کی تاکید ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے. جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

.{اللہ تعالی نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا حکم اس نے نوح (علیہ السلام) کو دیا اور ہم نے جو وحی تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراھیم اور موسی اور عیسی (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا}.الشوری (13)۔۔